باب۔۸۳

انصاف، احکام

[وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ،(التغابن:۱۲)]

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ،(النساء:۵۹)]

[وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّـهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ،(المائدہ:۴۷)]

حدیث ۶۶۷۱: رسولِ معظمؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۷۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ سن لو کہ تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ امام جو لوگوں پر نگراں ہے اس سے رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اسی طرح عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچے کی نگران ہے۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ ان سب سے ان کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۵۰)۔

حدیث ۶۶۷۳: معاویہؓ قریش کے ایک وفد سے گفتگو کر رہے تھے کہ انھیں یہ خبر دی گئی کہ عنقریب بنی قحطان میں سے ایک بادشاہ ہو گا۔ معاویہؓ کھڑے ہو گئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ ایسی باتیں کر رہے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ رسول مکرمؐ سے منقول ہے۔ یہ گمراہ کن باتیں ہیں، ان جھوٹی باتوں سے بچو۔ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک کہ دین قائم نہ ہو جائے، یہ حکومت قریش ہی میں رہے گی۔ جو شخص ان سے سرکشی کرے گا تو اللہ اس کو منہ کے بل اوندھا گرا دے گا۔ راوی: محمد بن جبیر بن مطعمؓ۔

حدیث ۶۶۷۴: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہاں یہ حکومت قریش ہی میں رہے گی، جب تک کہ ان میں سے دو آدمی بھی باقی ہیں۔ راوی: ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۶۷۵: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ رشک دو ہی اشخاص میں ہے۔ ایک تو وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی طاقت دی۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ نے حکمت دی، جس کے ذریعہ وہ فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۶۷۶: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ امیر کی سنو اور اس کی اطاعت کرو، چاہے وہ حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۶۷۷: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے اپنے امیر کی کوئی ایسی بات دیکھی جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ صبر کرے۔ اس لیے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہو جاتا ہے تو مر جاتا ہے۔ اور اس کی یہ موت جاہلیت کی ہوتی ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۶۷۸: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ہر مسلمان پر اپنے امیر کی اطاعت واجب ہے، چاہے اس کی باتیں پسند ہوں یا ناپسند۔ البتہ جب وہ گناہ کا حکم دے تو، نہ اسے سننا ہے اور نہ اس کی اطاعت کرنا ہے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۶۷۹: (حضورؐ نے فرمایا کہ امیر کی اطاعت صرف اچھی باتوں میں ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۰۲۰۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۶۶۸۰، ۶۶۸۱: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ حکومت کی طلب نہ کرو۔ اس لیے کہ اگر تمھیں مانگنے پر ملے تو اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے۔ اور اگر بغیر مانگے ملے تو تمھاری مدد کی جائے گی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور اس میں بھلائی کے خلاف پاؤ تو قسم توڑ دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ راوی: عبدالرحمن بن سمرہؓ۔

حدیث ۶۶۸۲: ارشادِ نبویؐ ہے کہ عنقریب تم لوگ حکومت کے حریص ہوں گے اور قیامت کے دن تمھیں ندامت ہو گی۔۔۔ دودھ پلانے والی اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۸۳: میں اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ساتھیوں نے عرض کیا کہ آپؐ ہمیں امیر بنا دیں۔ فرمایا، ہم امارت کا مالک اُسے نہیں بنائیں گے جو اِس کی درخواست کرے یا جو اِس کا حریص ہو۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۶۶۸۴: حضورؐ نے فرمایا کہ کسی کو حاکم بنایا گیا اور خیر خواہی کے ذریعے اس نے رعیت کی حفاظت نہیں کی تو جنت کی خوشبو تک اس کو نہیں پہنچے گی۔ راوی: معقل بن یسارؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۶۶۸۵: نبی مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مسلمان رعیت کا حاکم ہے اور وہ اس حال میں مر جائے کہ اُن سے خیانت کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام کر دے گا۔ راوی: حسنؓ۔

حدیث۶۶۸۶: ارشاداتِ نبویؐ ہیں کہ جس نے شہرت کی خواہش کی تو قیامت کے دن اللہ اس کی نیت کو ظاہر کر دے گا۔۔۔ جس نے کسی کو مشقت میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو مشقت میں ڈالے گا۔۔۔ سب سے پہلے انسان کا پیٹ سڑتا ہے۔ لہٰذا وہ پاکیزہ چیزوں کو کھائے۔۔۔ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے اور بہشت کے درمیان چلّو بھر خون جو اس نے ناحق بہایا ہے وہ حائل نہ ہو تو وہ ایسے کام سے بچے۔ راوی: طریف ابو تمیمہؒ۔

حدیث۶۶۸۷: ایک بار میں اور آنحضرتؐ مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص ملا اور اُس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ حضورؐ نے فرمایا، تُو نے اس کے لیے کیا سامان کر رکھا ہے؟ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اُس نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے روزے، نماز اور صدقہ کا سامان تو مہیا نہیں کیا ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے بہت محبت کرتا ہوں۔ نبی معظمؐ نے فرمایا تُو اس کے ہمراہ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔
راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۶۴ تا ۵۷۶۸)۔

حدیث۶۶۸۸: آنحضرتؐ ایک قبر کے پاس سے گذر رہے تھے تو دیکھا کہ قبر کے پاس ایک عورت بیٹھی رو رہی ہے۔ آپؐ نے اُس سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر۔ اُس نے کہا، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، تم میری مصیبت سے ناواقف ہو۔ حضورؐ آگے بڑھ گئے۔ اُس عورت کے پاس ایک شخص پہنچا اور سوال کیا کہ تُو نے ابھی رسول اکرمؐ سے کیا کہا تھا؟ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں نے ان کو پہچانا نہیں تھا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ عورت حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ "خدا کی قسم! میں نے آپؐ کو پہچان نہیں تھا"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "صبر صدمہ کے شروع ہی میں کرنا چاہیے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۶۶۸۹: قیس بن سعدؓ نے رسول معظمؐ کے لیے اس طرح کام انجام دیا جیسے ایک امیر (حکمران) کا چیف پولیس آفیسر ہوا کرتا ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۶۶۹۰: آنحضورؐ نے یمن کی طرف (بہ طور امیر) پہلے مجھے بھیجا۔ پھر میرے بعد معاذؓ کو مقرر فرمایا۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۶۹۱: میرے پاس ایک آدمی تھا جو مسلمان ہوا پھر یہودی ہو گیا۔ معاذ بن جبلؓ (جب بہ طور امیر) پہنچے تو انھوں پوچھا کہ اس شخص کا کیا جرم ہے؟ بتایا گیا کہ یہ مسلمان سے یہودی ہو گیا ہے۔ انھوں نے کہا میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک کہ اس کو قتل نہ کر دیا جائے۔ اس لیے کہ اللہ اور اُس کے رسول کا یہی حکم ہے۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۶۹۲: حضرت ابو بکرؓ نے اپنے بیٹے کو جو سجستان میں تھے لکھ بھیجا کہ جب تم غصے کی حالت میں ہو تو دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔ کیوں کہ کسی ثالث کے لیے نبی مکرمؐ کا یہی فرمان ہے۔ راوی: عبد الرحمٰن بن ابی بکرہؓ۔

حدیث ۶۶۹۳: ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ میں فلاں آدمی سے عشا کی نماز کے لیے رک جاتا ہوں کیوں کہ یہ ہمیں طویل نمازیں پڑھاتا ہے۔ اُس وقت میں نے آنحضرتؐ کو منبر پر غصے کی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضورؐ نے فرمایا، اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نماز سے بھگانے والے ہیں۔ تم میں سے جو شخص نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ اس لیے کہ ان میں بڑے بوڑھے، کمزور اور ضرورت پر جانے والے لوگ ہوتے ہیں۔ راوی: ابو مسعود انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸)۔

حدیث ۶۶۹۴: (عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے رجوع کرو، پھر روکے رکھو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے اس کے بعد اگر چاہے تو اپنے پاس رہنے دو یا طلاق دو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۸۹۹۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۶۹۵: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): ہند بنت عتبہؓ حضورؐ کی خدمت میں پہنچیں اور عرض کیا کہ مسلمان ہونے سے پہلے میں آپؐ کے ذلیل ہونے کا سوچتی تھی لیکن اب حضورؐ کا خیمہ روئے زمین پر سب سے معزز ہونے کی خواہش رکھتی ہوں۔ اور پھر کہا کہ میرے شوہر ابو سفیان بہت بخیل آدمی ہیں۔ اگر ان کا مال لے کر میں بچوں کو کھلاؤں تو کیا اس میں کوئی ہرج ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اگر تُو انھیں دستور کے مطابق کھلائے تو پھر کوئی ہرج نہیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۷۲ اور حدیث ۲۲۹۸)۔

حدیث ۶۶۹۶: جب نبی مکرمؐ نے قیصر روم کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے کہا کہ وہ لوگ صرف وہی خط پڑھتے ہیں جو مُہر کیا ہوا ہو۔ چناں چہ حضورؐ نے مُہر کے لیے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس پر "محمد رسول اللہ" نقش کروایا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۸۱ تا ۵۴۸۴)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۶۹۷: (اس طویل حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں، میں ان کے پاس پہنچا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں کے کام کرتے ہو لیکن جب اجرت دی جاتی ہے تو اسے نہیں قبول کرتے۔ میں نے کہا، جی ہاں کیوں کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی اجرت مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں بھی ایسے ہی کیا کرتا تھا لیکن نبی مکرمؐ نے مجھے اس سے منع فرمایا۔ آپؐ کا ارشاد ہوا کہ اپنی اجرت کو لے لو۔ اس سے مالدار بن کر صدقہ کرو۔ اور پھر فرمایا، اگر مال تمھارے پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے منتظر نہ ہو اور نہ تم اس کا سوال کرنے والے ہو تو پھر اس مال کو لے لو۔ اور جو نہ آئے، اس کے پیچھے اپنے دل کو نہ لگاؤ۔ راوی: عبد اللہ بن سعدیؓ۔

حدیث ۶۶۹۸،۶۶۹۹: آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پائے تو کیا اس کو قتل کر دے؟ دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کرادی گئی تھی۔ میں اس وقت موجود تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۰۶ تا ۴۴۰۹ اور حدیث ۴۹۰۵)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۷۰۰: (ایک شخص حضورؐ کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ اس نے اپنی یہ بات چار مرتبہ دہرائی۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تُو شادی شدہ ہے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں۔ نبی مکرمؐ نے حکم فرمایا کہ اس کو عید گاہ میں سنگسار کر دیا جائے۔ اسے پکڑ کر سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہوگئی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۹۱۵، ۴۹۱۶۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۷۰۱: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ میں ایک انسان ہوں۔ تم لوگ میرے پاس مقدمات لاتے ہو۔ ممکن ہے تم میں سے کوئی زبان آور شخص میرے پاس اپنے زور بیان سے دلیل دے اور میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں، تو اسے قبول نہ کرنا۔ اس لیے کہ یوں آگ کا ایک ٹکڑا توڑ کر دیتا ہوں۔ راوی: زینب بنت ابی سلمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۹۶ اور حدیث ۲۵۰۲)۔

حدیث ۶۷۰۲: (یہ ایک طویل حدیث ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ): جنگ حنین کے موقع پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ کسی نے دشمن کو قتل کیا ہے اور اس کے پاس اِس کا گواہ ہو تو اُس مقتول کا ہتھیار اور مال اُسے ملے گا۔ میں نے ایک کافر کا قتل کیا تھا چناں چہ میں کھڑا ہوا، لیکن وہاں موجود لوگوں میں سے کوئی گواہی کے لیے کھڑا نہ ہوا۔ البتہ ایک نے یہ کہا کہ اِس وقت اس مقتول کا ہتھیار تو میرے پاس ہے لہٰذا یہ میرا ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ

ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس کا حقدار تو اللہ کا وہی شیر ہو گا جس نے دشمن کو قتل کیا ہے۔ چناں چہ نبی مکرمؐ نے وہ ہتھیار مجھے دے دیے۔ میرے لیے غنیمت سے ملنے والا یہ پہلا مال تھا۔ میں نے اس سے ایک باغ خرید لیا۔ (اس کے بعد حدیث میں قاضی، گواہ اور فیصلہ سے متعلق اہل حجاز اور اہل عراق کے مطابق علمی بحث کی گئی ہے)۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث ۶۷۰۳: حضرتہ صفیہؓ، آنحضرتؐ کے پاس مسجد میں ملنے اس وقت پہنچیں جب آپؐ معتکف تھے۔ واپس لوٹنے لگیں تو دو انصاری مرد مسجد میں داخل ہوئے۔ حضورؐ نے انھیں بتایا کہ یہ میری بیوی صفیہ بنت حیی ہیں۔ یہ بتانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا، شیطان خون کی طرح انسان میں پھرتا ہے اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں تمھارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ آجائے۔ راوی: علی بن حسینؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۰۸)۔

حدیث ۶۷۰۴: نبی مکرمؐ نے میرے والد معاذ بن جبلؓ کو یمن امیر بنا کر بھیجا۔ اور حضورؐ نے ان کو ہدایت فرمائی کہ تم آسانی کرنا سختی نہ کرنا، لوگوں کو خوشخبری دینا نفرت نہ دلانا اور ایک دوسرے کا کہا ماننا۔ ایک سوال کے جواب میں آپؐ نے فرمایا، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ راوی: ابو بردہؓ۔

حدیث ۶۷۰۵: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان قیدیوں کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والوں کی دعوت قبول کرو۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۷۰۶: (حضورؐ نے ایک صحابی کو گورنر بنا کر بھیجا۔ واپس آکر بتایا کہ انھیں کسی نے کوئی چیز ہدیتاً دی ہے تو آپؐ ان پر خفا ہوئے اور فرمایا، خدا کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز رکھ لے گا تو قیامت کے دن وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہو گی۔ اگر وہ اونٹ ہے تو وہ بلبلاتا ہو گا۔ اگر وہ گائے ہے تو وہ بولتی ہوئی اور وہ اگر بکری ہے تو ممیاتی ہوئی آئے گی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۲۰۸۔ راوی: ساعدیؓ۔

حدیث ۶۷۰۷: ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ، مہاجرینِ اول کی امامت قبا میں کیا کرتے تھے، اس حال میں کہ بڑے صحابہ کرامؓ بھی موجود ہوتے تھے۔ ان میں ابو سلمہؓ، زیدؓ، عامر بن ربیعہؓ، یہاں تک کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی ہوتے تھے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۷۰۸: آنحضرتؐ کے پاس ہوازن سے ایک وفد پہنچا اور درخواست کی کہ ان لوگوں کے قیدی چھوڑ دیے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مال اور قیدیوں میں سے کسی ایک کو تمھیں چننا ہو گا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کو لے جانا پسند کریں گے۔ چناں چہ تمام قیدیوں کو چھوڑ دیا گیا۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۳۰۷)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۷۰۹: میرے والد کا کہنا ہے کہ ہم اپنے امیر کے پاس جاتے ہیں اور ان سے گفتگو کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم ان سے جدا ہوتے ہیں تو اس کے خلاف گفتگو کرتے ہیں۔ اسی کا نام نفاق ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۷۱۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جو دورُخا ہو۔ یعنی ایک کے پاس آکر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے پاس جاکر کچھ اور کہتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۷۱۱: ہندؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ (میرے شوہر) ابوسفیانؓ ایک بخیل آدمی ہیں۔ مجھ کو ضرورت ہوتی ہے تو چاہتی ہوں کہ ان کے مال میں سے لوں۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے مال میں سے قاعدے کے مطابق اتنا لے جتنا تجھے اور تیرے بچوں کے لیے کافی ہو۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۷۲، ۲۲۹۸ اور حدیث ۴۹۹۱)۔

حدیث ۶۷۱۲: (نبی کریمؐ نے ایک مقدمے کا فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے میں کوئی فیصلہ میرے سامنے دیے گئے کسی کے زوربیان سے متاثر ہو کر دے دوں لہٰذا تم پر ایسے فیصلوں کو ماننا ضروری نہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۹۶، حدیث ۲۵۰۲ اور حدیث ۶۷۰۱۔ راوی: حضرتہ امّ سلمہؓ۔

حدیث ۶۷۱۳: (عتبہ بن ابی وقاصؓ نے اپنے بھائی سعدؓ کو وصیت کی کہ زمعہؓ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے۔ چناں چہ سعد ابی وقاصؓ نے فتح مکہ کے سال عبداللہ بن زمعہؓ کو پکڑ لیا۔ مگر یہ بات تنازعہ بن گئی۔ اور یہ تنازعہ آنحضرتؐ تک بھی پہنچا اور پھر آپؐ نے فیصلہ فرمایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۶۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۶۷۱۴: (فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو آدمی اس لیے قسم کھائے کہ کسی کا مال ہضم کرے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر اللہ کا غضب ہو گا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۲۱۲، حدیث ۶۲۳۰ اور ۶۲۴۵۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۶۷۱۵: (آنحضورؐ نے اپنے مقدمات کے بارے میں فرمایا کہ ممکن ہے میں کوئی فیصلہ سامنے دیے گئے کسی کے بیان کی زور آوری سے متاثر ہو کر دے دوں لہٰذا تم پر ایسے فیصلوں کو ماننا ضروری نہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۹۶ اور ۲۵۰۲ اور حدیث ۶۷۰۱۔ راوی: حضرتہ امّ سلمہؓ۔

حدیث ۶۷۱۶: آنحضرتؐ کو خبر ملی کہ ایک صحابیؓ نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا ہے کیوں کہ ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ حضورؐ نے اس غلام کو ۸۰۰ درہم میں بیچ دیا اور پھر یہ رقم آپؐ نے ان صحابی کے پاس بھجوادی۔ راوی: جابرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۵۶)۔

Siddiqui Publications

حدیث۶۷۱۷: آنحضرتؐ نے اسامہ بن زیدؓ کو ایک جہاد میں امیر بنایا تو لوگوں نے ان پر طعن کیا۔ جب حضورؐ کے علم میں یہ بات آئی تو آپؐ نے فرمایا، "پہلے تم لوگوں نے ان کے باپ کی امیری پر بھی طعن کیا تھا۔ وہ امیر بننے کے مستحق تھے اور وہ مجھے محبوب تھے۔ اب ان کے بعد مجھے اسامہ بھی محبوب ہے"۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۴۳)۔

حدیث۶۷۱۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ کو سب سے ناپسند وہ شخص ہے جو جھگڑالو ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۶۷۱۹: آنحضرتؐ نے خالد بن ولیدؓ کو بنی جذیمہ کے پاس بھیجا۔ بنی جذیمہ کے لوگوں نے اُن سے کہا کہ اب ہم اسلام پر نہیں ہیں۔ چناں چہ خالدؓ نے انھیں قید کر دیا۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو حکم دیا کہ تم اپنے قیدی کو قتل کر دو گے۔ میں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ ہمارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی انھیں قتل نہیں کرے گا۔ پھر ہم سب نبی مکرمؐ کی خدمت میں پہنچے اور اس واقعہ کو بیان کیا۔ تو آپؐ نے دو بار فرمایا کہ "اے اللہ! میں تیرے سامنے اپنی براءت (بے تعلقی) کا اظہار کرتا ہوں، جو خالد نے کیا"۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۶۷۲۰: رسول مکرمؐ، قبیلہ بن عمرو اور بن عوف میں صلح کروانے تشریف لے گئے تھے۔ نماز عصر کا وقت ہوا تو موذن نے حضرت ابو بکرؓ کی اجازت سے اذان دی اور پھر نماز شروع ہو گئی۔ کچھ ہی دیر میں آنحضرتؐ تشریف لے آئے اور پہلی صف میں شامل ہو گئے۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ کو اس تبدیلی کا احساس نہ ہو سکا۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں تو ابو بکرؓ کی آنحضرتؐ پر نظر پڑی اور وہ بہ اصرار پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضرتؐ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ نماز ختم کر کے فرمایا، "اے ابو بکر! میں نے تمھیں نماز مکمل کرنے کا حکم دیا تھا پھر کیوں نہ تعمیل کی"۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا "ابو قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں ہے کہ آنحضورؐ کی موجودگی میں امامت کرے"۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ نماز میں اگر امام سے کچھ کہنا ہو تو سبحان اللہ کہہ دیا کرو۔ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے۔ راوی: سہل بن سعد الساعدیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۸۹)۔

حدیث۶۷۲۱: (اس تفصیلی حدیث کا تعلق حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت سے ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ):

- حضرت عمرؓ کا خیال تھا کہ جنگ یمامہ چل رہی ہے اور اگر ہمارے حفاظ شہید ہو جائیں تو پھر کہیں قرآن کا اکثر حصہ ضائع نہ ہو جائے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے اس کو ایک جگہ جمع کر کے محفوظ کیا جانا چاہیے۔

Siddiqui Publications

- جب حضرت عمرؓ نے اپنے اس خیال کا اظہار حضرت ابو بکرؓ سے کیا تو پہلے تو انھوں نے فرمایا کہ میں یہ کام کیسے کروں جب کہ نبی معظمؐ نے ایسا نہیں کیا۔ لیکن کچھ ہی عرصہ گذرنے پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ "اب میری بھی رائے یہی ہو گئی ہے"۔
- حضرت ابو بکرؓ نے زید بن ثابت انصاریؓ سے کہا کہ تم جوان، عقلمند اور سچے ہو، تم آنحضرتؐ کے زمانے میں کاتبِ وحی بھی رہ چکے ہو، لہٰذا اب اس کام کو تم انجام دو۔
- چناں چہ قرآن کریم کے جمع کرنے کا کام شروع کر دیا گیا۔ یہ کہیں کھجور کی شاخ کے پٹھے پر اور کہیں لوگوں کے دلوں میں محفوظ پایا گیا۔ خزیمہ انصاریؓ کے پاس سورۃ التوبۃ کی آخری دو آیات ۱۲۸ اور ۱۲۹ ملیں جو کسی کے پاس بھی نہیں تھیں۔ یوں یہ کام مکمل ہوا۔ تیار شدہ صحیفے حضرت ابو بکرؓ کے پاس تھے۔ اُن کے بعد یہ حضرت عمرؓ اور پھر حضرتہ حفصہؓ کے پاس محفوظ رہے۔ راوی: زید بن ثابت انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۳۳۹)۔

حدیث ۶۷۲۲: عبد اللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ خیبر پہنچے۔ وہاں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ پھر عبد اللہؓ کو کسی نے قتل کر دیا۔ محیصہؓ اور ان کے بھائی حویصہؓ، عبد اللہؓ کے بھائی عبد الرحمٰن بن سہلؓ کو لے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے۔ بات شروع ہوئی تو آنحضرتؐ نے انھیں ٹوکا کہ بڑا آدمی بات کرے کیوں کہ بڑا مستحق ہوتا ہے۔ قتل سے متعلق بات بتائی گئی تو دریافت فرمایا کہ کیا تمھارے پاس اس قتل کا کوئی گواہ ہے؟ انھوں نے بتایا کہ کوئی نہیں ہے۔ پھر پوچھا کیا خیبر والے قسم کھالیں گے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہود کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس پر آپؐ نے خون باطل کرنا پسند نہ کیا اور بیت المال سے سو اونٹنیاں دیت میں دینے کا حکم فرمایا۔ راوی: سہل بن ابی حثمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۴۰ اور حدیث ۶۴۵۵)۔

حدیث ۶۷۲۳: (دو آدمی آنحضورؐ کی خدمت میں تنازعہ لے کر پہنچے۔ آپؐ نے فرمایا، مسئلہ بیان کرو۔ ایک نے بتایا کہ میرا بیٹا دوسرے کے پاس مزدور تھا۔ اور میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ میں نے اپنے بیٹے کو سنگسار ہونے سے بچانے کے لیے سو بکریاں اور ایک لونڈی بہ طور فدیہ دے کر چھڑا لیا۔ آنحضرتؐ نے فیصلہ دیا کہ فدیہ واپس کیا جائے گا۔ اور بیٹے کو کوڑے لگیں گے اور اسے ایک سال کو جلاوطن کر دیا جائے گا۔ جب کہ اگر عورت زنا کا اعتراف کرلے تو پھر اسے سنگسار کیا جائے گا۔ چناں چہ اسی مناسبت سے سزا دی گئی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۲۰۶۔ راوی: زید بن خالد جہنیؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۷۲۴: ہرقل بادشاہ نے مجھے اور قریش کے کچھ لوگوں کو بلوایا۔ اپنے ترجمان کے واسطے سے اس نے کچھ سوالات کیے جس کے میں نے جوابات دیے۔ ہرقل نے کہا کہ جو کچھ تم کہتے ہو اگر وہ سب سچ ہے تو پھر ایک دن وہ (محمدؐ) میرے دونوں پاؤں کے نیچے کی زمین کے مالک ہو جائیں گے۔ راوی: ابوسفیان بن حربؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۷۴۴)۔

حدیث ۶۷۲۵: (آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو گورنر بنا کر بھیجا۔ واپس آکر بتایا کہ انھیں کسی نے کوئی چیز ہدیتاً دی ہے تو آپؐ ان پر خفا ہوئے اور فرمایا، خدا کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز رکھ لے گا تو قیامت کے دن وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۲۰۸۔ راوی: ساعدیؓ۔

حدیث ۶۷۲۶: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ "اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر یہ کہ ان کے دو مشیر تھے۔ ایک اچھی بات کا حکم دیتا اور اس پر ابھارتا اور دوسرا بری بات کا حکم دیتا اور اس کی رغبت دلاتا۔ پس معصوم وہ ہے جس کو اللہ بچائے"۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۶۷۲۷: ہم نے رسول اللہ کی بیعت اس بات پر کی تھی کہ ہم سنیں گے۔ خوشی اور ناراضی (یعنی ہر صورت) میں آپؐ کی اطاعت کریں گے۔ حاکموں سے نہیں لڑیں گے۔ حق پر رہیں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے۔ اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کریں گے۔ راوی: عبادہ بن صامتؓ۔

حدیث ۶۷۲۸: نبی کریمؐ سردی کے موسم میں صبح کے وقت باہر نکلے۔ اُس وقت ہم لوگ خندق کی کھدائی میں مصروف تھے۔ (ہمیں دیکھ کر) حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ اس لیے ان مہاجرین و انصار کو بخش دے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ وہ ہیں کہ جنھوں نے آنحضرتؐ سے جہاد پر ہمیشہ کے لیے بیعت کی ہے، جب تک زندہ رہیں۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۶۴۳، ۲۶۴۴ اور حدیث ۳۸۱۷)۔

حدیث ۶۷۲۹: جب ہم رسول معظمؐ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے تو حضورؐ فرماتے، "جس قدر تجھ سے ہو سکے"۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۷۳۰: میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے عبدالملکؒ کو لکھ بھیجا کہ میں اللہ کے بندے امیر المومنین کے لیے جس قدر ہو سکے گا اللہ، اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق، ان کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ اور میرے لڑکوں نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ راوی: عبداللہ بن دینارؒ۔

حدیث ۶۷۳۱: میں نے نبی مکرمؐ سے سننے اور اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی تو آپؐ نے مجھے تلقین فرمائی کہ کہے "جس قدر ہو سکے"۔ راوی: جریر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۷۲۹)۔

حدیث ۶۷۳۲: (عبداللہ بن عمرؓ نے عبدالملکؒ کو لکھ بھیجا کہ میں اور میرے بیٹے امیر کی اطاعت جس قدر ہو سکے کرتے رہیں گے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۶۷۳۰۔ راوی: عبداللہ بن دینارؒ۔

حدیث ۶۷۳۳: میں نے حضرت سلمہؓ سے پوچھا کہ آپ نے نبی مکرمؐ سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے کہا، "موت پر"۔ راوی: یزیدؒ۔

حدیث ۶۷۳۴: (حضرت عمرؓ نے اپنی جانشینی کے لیے حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ کے نام تجویز کیے تھے۔ یہ حدیث اسی سے متعلق ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ):
خلافت کے امیدوار باہم مشورے کے لیے ایک جگہ جمع ہوئے۔ اور عبدالرحمٰنؓ کے نام پر اس بات کا اتفاق کیا کہ جو یہ کہیں گے وہ سب کو منظور ہو گا۔ عبدالرحمٰنؓ نے ہر امیدوار سے فرداً فرداً علاحدگی میں بات کی تا کہ سب کا نکتہ نظر ان کے سامنے آجائے۔ پھر نماز فجر کے بعد مہاجرین وانصار کے تمام اہم افراد، خاص طور پر جو حضرت عمرؓ کے ساتھ پچھلے حج میں شریک رہے تھے ان سب کو مسجد میں جمع کیا گیا۔ پھر عبدالرحمٰنؓ منبر پر کھڑے ہوئے اور خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "امابعد! اے علیؓ میں نے لوگوں کی حالت پر نظر کی تو دیکھا کہ ان میں کی اکثریت عثمانؓ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتی، اس لیے تم میری طرف سے کچھ خیال نہ کرنا"۔۔۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول اور دونوں خلفاء کی سنت پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اس کے بعد تمام موجود مہاجرین، انصار، سرداران لشکر اور شرکاء نے بیعت کی۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۶۷۳۵: ہم سب نے رسول معظمؐ سے درخت کے نیچے بیعت کی تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں کر چکا ہوں۔ تو فرمایا، دوسری بار بھی کر لو۔ راوی: سلمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۷۵۹)۔

حدیث ۶۷۳۶: ایک اعرابی نے اسلام پر بیعت کی۔ اسے شدید بخار آگیا تو اس نے کہا میری بیعت واپس کر دیجیے۔ آپؐ نے انکار کر دیا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۶۵)۔

حدیث ۶۷۳۷: بچپن میں میری ماں مجھے آنحضورؐ کی خدمت میں لے کر پہنچیں اور عرض کیا کہ اس سے بیعت لے لیجیے۔ فرمایا، یہ ابھی چھوٹا ہے۔ پھر آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا فرمائی۔ راوی: عبداللہ بن ہشامؓ۔

حدیث ۶۷۳۸: (مدینہ بھٹی کی طرح ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۶۷۳۶۔ راوی: جابرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۷۳۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن پر قیامت میں اللہ کا عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس پانی ہو مگر مسافر کو نہ دے۔ دوسرا وہ جس نے دنیا کی خاطر بیعت کی۔ اور تیسرا وہ جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۷۴۰: (حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۶۲۳، ۳۶۲۴۔ راوی: عبادہؓ۔

حدیث ۶۷۴۱، ۶۷۴۲: حضورؐ، عورتوں سے سورۃ الممتحنہ کی آیت ۱۲ کے مطابق لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا پر بیعت لیتے۔ اور آپؐ نے بیعت کے لیے کبھی کسی عورت کو نہیں چھوا۔ راویان: حضرت عائشہؓ، امّ عطیہؓ۔

حدیث ۶۷۴۳: (مدینہ بھٹی کی طرح ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۷۳۶۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۶۷۴۴: حضرت عائشہؓ اپنے سر کے درد سے بولیں، "ہائے سر"۔ حضورؐ نے سنا تو فرمایا، میں تیرے لیے دعا کرتا ہوں۔ راوی: قاسم بن محمدؒ۔

حدیث ۶۷۴۵: حضرت عمرؓ سے جب کہا گیا کہ آپ اپنا قائم مقام کیوں نہیں مقرر کر دیتے، تو آپؓ نے فرمایا کہ اس کی خواہش کرنے والے ہیں اور اس سے ڈرنے والے بھی۔ میں نہ زندگی میں اور نہ مرنے کے بعد اس کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۷۴۶: نبی مکرمؐ کی وفات کا دوسرا دن تھا۔ حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہوئے اور اپنے خطاب میں فرمایا کہ " ابوبکرؓ جو رسول اللہ کے غار کے ساتھی ہیں، تمھارے امور کے مالک ہونے کے لیے، مسلمانوں میں سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ اس سے پہلے ایک جماعت سقیفہ بنی ساعدہ میں ان کی بیعت کر چکی ہے۔ اس لیے اٹھو اور ان کی بیعت کرو"۔ یوں عام بیعت منبر پر ہوئی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۷۴۷: آنحضورؐ کے پاس ایک عورت آئی اور سوال کیا کہ اگر آپؐ نہ ہوں تو میں کس کے پاس جاؤں؟ حضورؐ نے فرمایا، "اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا"۔ راوی: جبیر بن مطعمؓ۔

حدیث ۶۷۴۸: حضرت ابوبکرؓ نے ایک وفد سے فرمایا کہ تم اونٹوں کی دُم پکڑتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنے نبی کے خلیفہ کو وہ دکھائے جس سے لوگ تمھیں معذور سمجھیں۔ راوی: طارق بن شہابؓ۔

حدیث ۶۷۴۹: حضورؐ نے فرمایا کہ ۱۲ امیر ہوں گے جو سب قریش کے ہوں گے۔ راوی: جابر بن سمرہؓ۔

حدیث ۶۷۵۰: حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں نہ آئے ہوں اور ان کو ان کے گھروں میں جلادوں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۷۵۱: میرے والد کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ غزوہ تبوک میں نبی اکرمؐ کے ساتھ جانے سے رہ گئے تھے۔ اس پر آپؐ نے مسلمانوں کو ہم سے بات کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ اس (تکلیف دہ) حالت میں ہم نے ۵۰ راتیں گذاریں۔ پھر آپؐ نے اعلان فرمایا کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول کر لی۔ راوی: عبداللہ بن کعبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۰۹۳)۔

Siddiqui Publications